احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار: ۱۴۱۳ھ ، ۲۴- صلح ۱۳۷۲ ہش ، ۲۴- جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۲۰

تقویٰ کا خدا کی ذات سے گہرا تعلق ہے

جس طرح خدا کی ذات لا متناہی ہے اسی طرح تقویٰ کا مضمون بھی لا متناہی ہے۔ کیونکہ اس کا خدا کی ذات سے گہرا تعلق ہے۔ تقویٰ کا تمام تر انحصار اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اس لئے متقی کے بلند مراتب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ کا مضمون بھی پھیلتا جاتا ہے اور وسعت بھی اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کی کوئی حد نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بیماریوں میں جہاں قضا مُبرم ہوتی ہے وہاں تو کسی کی پیش ہی نہیں جاتی اور جہاں ایسی نہیں وہاں البتہ بہت سی دعاؤں اور توجہ سے اللہ تعالیٰ جواب بھی دے دیتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشابہ بمُبرم ہوتی ہے اس کے ٹلا دینے پر بھی خدا تعالیٰ قادر ہے۔ یہ حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ تحقیقات بھی کام نہیں دیتی اور ڈاکٹر بھی لا علاج بتا دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل کی یہ علامت ہوتی ہے کہ بہتر سامان پیدا ہوتے جاویں اور حالت دن بدن اچھی ہوتی جاوے ورنہ بصورتِ دیگر حالتِ مریض کی دن بدن ردّی ہوتی جاتی ہے اور سامان ہی کچھ ایسے پیدا ہونے لگتے ہیں کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ اکثر ایسے مریض جن کے لئے ڈاکٹر بھی فتویٰ دے چکتے ہیں اور کوئی سامان ظاہری زندگی کے نظر نہیں آتے۔ ان کے واسطے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ رنگ میں شفا اور زندگی عطا کرتا ہے۔ گویا کہ مُردہ زندہ ہونے والی بات ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۳۷)

خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تمہارے سر عاجزی سے جھکے رہیں

اقتباس از افتتاحی خطاب فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

"میں پھر اپنی حقیقت کی طرف آتا ہوں۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی تمہارے اندر کبر اور غرور پیدا نہ ہو۔ تمہارے سر عاجزی سے ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہیں۔ تمہارے سر اس سے زیادہ جھکنے چاہئیں جتنا کہ اس جذبہ کے وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر جھک جایا کرتا تھا۔ مگر اس سے زیادہ ممکن نہیں ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے دیکھنے والوں نے دیکھا اور بیان کرنے والوں نے بیان کیا کہ ایک موقع پر جب کہ آپؐ سوار تھے خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کی یاد میں اور اس کی حمد کے گیت گاتے ہوئے آپؐ کا سر جھکنا شروع ہوا اور جھکتا چلا گیا یہاں تک کہ آپؐ کی پیشانی کاٹھی کے اوپر لگ گئی۔ اب اس سے زیادہ آپ کیسے جھک سکتے ہیں لیکن خدا کے پیار میں اور خدا کی حمد میں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے جہاں تک وہ سر جھک گیا تھا اگر اس سے زیادہ جھکنا تمہارے لئے ممکن نہیں تو اس حد تک جھکنا تو تمہارے لئے ممکن ہے اور بڑی ہی بے غیرت ہوگی وہ پیشانی جو اس کے بعد سر اٹھائے۔

پس جو عاجزی کا مقام تمہیں عطا ہوا ہے (اور یہ بڑا زبردست مقام ہے) اسے مت بھولو۔ یہ درس سیکھنے کے لئے آپ دوستوں کو یہاں جمع کیا جاتا ہے۔ جو پیار کرنے کا اور دکھوں کو دور کرنے کا مقام، جو بے نفس خدمت کا مقام آپ کو عطا ہوا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور خدا کرے کہ جس غرض کے لئے اس نے ایک احمدی کو پیدا کیا ہے وہ غرض ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے رہے اور ہمیشہ اس کے جوارح سے وہ ظاہر ہوتی رہے اور اس کے عمل سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی رہے۔"

(خطاب فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء)

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔ مکرم عبدالمنان صاحب طاہر مربی انگلستان کے والد محترم ماسٹر عبدالسلام صاحب آف ماڈرن ٹیلرز گول بازار ۲۱ جنوری ۱۹۹۳ء بروز جمعرات اچانک وفات پا گئے۔

ان کا جنازہ جمعہ کے بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے بیت اقصیٰ میں پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ موصوف کے ایک بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان اور بیٹا عبدالمنان صاحب اور ایک بھتیجا اسیرِ راہِ مولیٰ الیاس منیر صاحب جنازہ میں شامل نہ ہو سکے۔

درخواست دعا

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ بعارضہ ذیابیطس شوگر بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے

ضرورت اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں مندرجہ ذیل اسامیاں پُر کرنے کیلئے کوالیفائیڈ سٹاف کی ضرورت ہے

۱- کیمسٹری | ایم ایس سی کیمسٹری فرسٹ یا ہائی سیکنڈ ڈویژن میں پاس کی ہو۔

۲- لیب اسسٹنٹ | بی ایس سی کیمسٹری اور بیالوجی کے ساتھ پاس کی ہو۔ کم از کم قابلیت بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی میں ملازمت کے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر فوری طور پر پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی سے رابطہ کریں۔

چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ - صلح ۱۳۷۲ ہش ۲۴ - جنوری ۱۹۹۳ء

عزم بالجزم

کوئی شخص برائی نہ چھوڑنا چاہے تو یہ اسکی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر وہ برائی چھوڑنا چاہے تو اسے ایسا کرنے سے کون روک سکتا ہے۔ یہ اس کا اپنا اختیار ہے اور اس اختیار میں اسکی فطرت بھی اسکی مدد کرتی ہے کیونکہ انسانی فطرت بنیادی طور پر نیک ہے۔ برائی شروع کرتے ہوئے ہچکچاتی ہے اور ایسا کرتے رہنے کے لئے عادت ڈالنے کی ضرورت ہے۔ جبکہ نیکی کا خیال آئے تو دل میں جذبہ اور شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور فطرت اس طرح مدد کرتی ہے کہ نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس آسانی کی ایک وجہ نیک فطرت ہے جو راستے میں روک نہیں بنتی اور ہچکچانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان عزم کر لے۔ برائی سے بچنا ہے۔ اور نیکی ضرور کرنی ہے۔ یہ عزم انسان کے اپنے اختیار میں ہے اور اگر یہ عزم کر لیا جائے تو اس سے نیکیاں ہی نیکیاں سرزد ہوں۔ یہ بات نیک فطرت کو مزید نیک بنانے والی اور نیکی پر پختہ کرنے والی ہے۔ نیک فطرت کی کارکردگی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ "دیکھو پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے کہ جس چیز پر ڈالیں۔ وہ چیز جل بھی جائے پھر اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دے گا"۔ گناہ آگ ہے۔ برائی آگ ہے۔ فطرت پانی۔ جب بھی انسان چاہے اور عزم کر لے وہ آگ کو اپنے پانی سے بجھا سکتا ہے۔ عزم کرنے کو دیر لگ سکتی ہے۔ اور وہ اس لئے کہ انسان ڈھیلے طور پر سوچے تو عزم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور مضبوط ارادے کے ساتھ سوچے تو عزم کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ حضور اقدس مزید فرماتے ہیں کہ انسان کیسا ہی بدکاری میں ملوث ہو۔ اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ گناہ کی آگ کو بجھا دے۔ اور ایسا کرنے میں اسکی فطرت اسکی مدد کرتی ہے۔

ہر بات کے لئے عزم کی ضرورت ہوتی ہے اور نیک کاموں کے لئے تو عزم ضروری بھی ہے اور آسان بھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم نیکیوں ہی کا عزم کریں۔ اور اس عزم کو پختہ سے پختہ تر کرتے رہیں۔ تاکہ برے خیالات بھی نہ آئیں۔ بری بات بھی نہ کہی جائے۔ اور برے کام بھی ہم سے سرزد نہ ہوں۔ عزم بالجزم کی ضرورت ہے۔

ڈرتے ڈرتے یہ بات کہتا ہوں
بزدلی پر نہ کر اسے محمول
ہر لڑائی سے ہے گریز اچھا
امن کی زندگی کا ہے یہ اصول

ابوالاقبال

تِری نظر کا اگر اعتبار کر لیتے
نظر کی بھیک بھی تجھ سے پکار کر لیتے

وہ راہ چلتوں سے قول و قرار کر لیتے
وفا کا عہد تو ان سے سنوار کر لیتے

اگر نصیب میں لکھّی تھی منزلِ مقصود
تو اپنے ساتھ ہمیں بھی سوار کر لیتے

یہ قافلے جو کھڑے ہیں اَنا کی سرحد پر
کسی بہانے سے سرحد کو پار کر لیتے

گلِ مُراد کو نظروں سے چُومنے والے
نظر کے زخم تو پہلے شمار کر لیتے

نہ جی کا روگ لگاتے امیرِ بستی میں
منافع بخش کوئی کاروبار کر لیتے

مَیں تاج کانٹوں کا خود اپنے سَر پہ رکھ لیتا
مِرے حریف مِرا انتظار کر لیتے

نظر نہ آتے بگولے کبھی سرِ صحرا
ہَوا کے رُخ کو اگر اختیار کر لیتے

مَیں ایک ذرّۂ خاکی تھا، اور مِرے سورج
قریب تھا کہ مجھے ہم کنار کر لیتے

خدا گواہ نہ تھے اس کے اہل ہم مضطرؔ
یہ اور بات ہے وہ ہم سے پیار کر لیتے

چوہدری محمد علی

"انسانیت کا شرف دنیا میں دوبارہ قائم کئے بغیر انسانی قدروں کو بحال کئے بغیر ہم جو عالمی انصاف کی یا عالمی امن کی باتیں کرتے ہیں وہ صرف منہ کی باتیں ہیں۔ ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

احمدیہ ہوسٹل لاہور کا قیام

حضرت امام جماعت الثانی کی نگاہ دوربین دعوت الی اللہ کی راہوں اور طریقوں سے گذر کر نونہالان جماعت کی ابتدائی تعلیم و تربیتی ضرورتوں تک بھی جا پہنچی۔ قادیان میں ان دنوں کوئی کالج نہیں تھا۔ اس وجہ سے یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے جماعت کے نوجوانوں کو لاہور یا دوسرے شہروں کے کالجوں میں داخل ہونا پڑتا تھا۔ یہ صورت حال تربیتی نکتہ نگاہ سے بڑی خطرناک تھی کیونکہ جماعتی ماحول سے نکل کر دنیا کے زہر آلود مادی ماحول میں داخل ہو جانا خام طبیعتوں پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ حضور نے جماعت کی نئی پود کو اس خطرے سے محفوظ کر دینے کے لئے تجویز فرمائی کہ لاہور میں احمدی نوجوانوں کے لئے ایک ہوسٹل قائم کیا جائے جہاں جماعت کے نوجوان طلباء جماعت کے تربیتی نظام کے ماتحت رہیں۔ یہ ہوسٹل ۱۹۱۵ء کے آخر میں جاری ہوا اور اس کے پہلے سپرنٹنڈنٹ مکرم بابو عبدالحمید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور مقرر کئے گئے۔ اور درس و تدریس کا فرض حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ادا فرمانے لگے۔ حضرت امام جماعت الثانی کا شروع شروع میں یہ دستور تھا کہ حضور جب کبھی لاہور تشریف لے جاتے تو احمدیہ ہوسٹل میں ہی قیام فرماتے کہ طلباء میں دینی روح پیدا ہو اور وہ احمدیت کے اخلاق میں ترقی کریں۔ اور یہ حضور کی اسی خاص توجہ کا نتیجہ تھا کہ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء نہایت اخلاص و جوش رکھنے اور خدمات سلسلہ میں پورا حصہ لینے والے تھے۔ چنانچہ بیت الفضل لندن کی تحریک پر صرف احمدیہ ہوسٹل کا چندہ دو ہزار کے قریب تھا امتحان کے دنوں میں بھی طلباء احمدیت کے لئے دعوت الی اللہ کے جوش میں سائیکلوں پر سوار تمام شہر میں اشتہار بانٹتے پھرتے۔ ایک دفعہ حضور امتحان کے دنوں میں لاہور تشریف فرما ہوئے تو لڑکوں نے امتحان کا کام چھوڑ دیا۔ مگر خدا کے فضل سے پھر بھی ان کے نتائج بہت عمدہ رہے۔ اسی طرح جب ۱۹۱۷ء میں غیر از جماعت نے قادیان میں پہلا جلسہ منعقد کیا تو احمدیہ ہوسٹل کے طلباء بھی قادیان پہنچ گئے۔ وہ بھی امتحان کے دن تھے لیکن بفضلہ تعالیٰ سب کے سب پاس ہو گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپریل ۱۹۲۷ء میں جبکہ آپ ناظر تعلیم و تربیت تھے احمدیہ ہوسٹل کے مفصل قواعد و ضوابط مرتب فرمائے۔ کل ۱۴ قواعد تھے جن میں سے چند یہ تھے۔

(۱) کسی بورڈر کے پاس رات کو کوئی مہمان نہیں ٹھہر سکے گا۔

(۲) ہر بورڈر دینی تعلیمات کا پابند ہو گا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کے احکام کی اطاعت کریگا۔

(۳) پانچوں نمازیں ادا کرنی ہوں گی۔ اور رمضان کے روزے رکھنے ہوں گے۔

(۴) سگریٹ نوشی ممنوع ہو گی۔

(۵) ہوسٹل کے ملازمین سے طلباء قرضہ نہیں لے سکیں گے وغیرہ۔ وغیرہ۔

احمدیہ ہوسٹل کو لاہور میں ایک عرصہ تک نوجوانان احمدیت کے دینی اور علمی مرکز کی حیثیت حاصل رہی گویا (دینی) ماحول میں پرورش پانے والا ایک شجر تھا جس میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب، ملک غلام فرید صاحب، ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم۔ ڈاکٹر بدرالدین صاحب حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے شیخ یوسف علی صاحب بی۔اے۔ سید عزیز اللہ شاہ صاحب۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب جناب شیخ بشیر احمد صاحب جناب مرزا عبدالحق صاحب۔ جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ جناب میاں عطاء اللہ صاحب صوفی محمد ابراہیم صاحب اخوند عبدالقادر صاحب اور چوہدری علی اکبر صاحب جیسے اثمار شیریں پیدا کئے۔ احمدیہ ہوسٹل میں مدت تک احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے نام سے ایک مجلس قائم رہی جس کے روح رواں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم تھے۔ اس مجلس نے یوم دعوت الی اللہ اور دوسرے موقعوں پر کئی پمفلٹ شائع کئے۔ ایک پمفلٹ حضرت امام جماعت الثانی نے بھی تحریر فرما کر اس انجمن کو چھاپنے کے لئے عنایت فرمایا۔

شذرات

اسلامی اقتصادی نظام

پاکستان اکنامک ریسرچ آرگنائزیشن کے چیئرمین ڈاکٹر محمد محمود نے گذشتہ روز لاہور میں پریس کلب سے گفت و شنید کے دوران کہا کہ اگر حقیقی طور پر اسلامی اقتصادی نظام قائم کر دیا جائے تو ہمیں ان تمام قرضوں سے نجات مل سکتی ہے جو ہمیں بین الاقوامی طور پر مختلف ممالک سے حاصل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

آپ نے کہا کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ اسلامی اقتصادی نظام ہمیں عالمی برادری کے اقتصادی نظام سے الگ تھلگ کر دے گا۔ جیسا کہ احباب جانتے ہیں پہلے ہی کئی اسلامی بنک کام کر رہے ہیں۔ اور یہ بنک مختلف ممالک میں موجود ہیں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اس معاملے میں رائے ہموار کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ملک کے لئے اسلامی اقتصادی نظام نہایت ضروری ہے۔ پاکستان کو ہر تیسرے مہینے قرض لینا پڑتا ہے تاکہ وہ پہلے لئے گئے قرضوں پر سود ادا کر سکے آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس وقت پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اقتصادی ترجیحات پر غور کرے اور اپنی صنعت کاری کو بہتر طور پر دنیا میں پیش کرے۔ جہاں تک زراعت کے میدان کا تعلق ہے پاکستان کو چاہیئے کہ وہ روئی اور چاول کی طرف زیادہ توجہ دے یہ ایسی چیزیں ہیں جو خلیج کی ریاستوں کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی فروخت کی جا سکتی ہیں۔ اقتصادی آزادی کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ لیکن بہر حال ایک ایسی بات ہے جسے حاصل کرنا سخت ضروری ہے۔ ہمارے عوام الناس کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ محنت کریں۔ جہاں تک ملک کے دفاع کا تعلق ہے آپ نے کہا کہ ہم اس وقت اس حالت میں نہیں ہیں کہ اپنے دفاعی بجٹ کو کم کریں۔ آخر دفاعی بجٹ ارد گرد کے حالات کو دیکھ کر ہی مقرر کیا جاتا ہے۔

نیا اسلحہ

امریکہ کے اخبار وال سٹریٹ جرنل نے بتایا ہے کہ امریکہ نے ایسا اسلحہ تیار کر لیا ہے جس سے جنگ کے دوران دشمن کے جنگی ساز و سامان پر تو اثر پڑے گا لیکن اس کے فوجی یا شہری مارے نہیں جائیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ اس اسلحہ کے استعمال سے دشمن کے ٹیلیفون یا کمپیوٹر اور دیگر رسل و رسائل کے ذرائع ناکارہ بنا دیئے جائیں گے۔ انسانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ جن لوگوں نے اس نئے سسٹم کی ایجاد میں دلچسپی دکھائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کی فوجی طاقت ساری دنیا میں اس سسٹم سے بڑھ جائے گی۔ کیونکہ جنگ کے روکنے کا صحیح طریق تو یہی ہے کہ دشمن کے جنگی ساز و سامان کو ناکارہ بنا دیا جائے۔ فوج تو جنگی ساز و سامان ہی کے ساتھ لڑ سکتی ہے۔ آجکل طاقت کا مظاہرہ اس طرح نہیں ہوتا جس طرح پہلے زمانوں میں ہوتا تھا۔ کہ ایک فوج کا ایک آدمی دوسری فوج کے ایک آدمی سے لڑے بلکہ اب تو ساز و سامان کی اہمیت ہے۔ جس کے پاس ساز و سامان زیادہ ہے۔ جس کا ساز و سامان زیادہ تباہ کن ہے وہی جنگ جیت سکتا ہے۔ لیکن اگر دشمن کے ساز و سامان پر اس طرح حملہ کیا جائے کہ اسے ناکارہ بنا دیا جائے تو اس کا حقیقی طور پر مطلب یہ ہو گا کہ اس کے آدمیوں کو ناکارہ بنا دیا گیا ہے۔ اور اگر فوج کو ناکارہ بنا دیا جائے تو جنگ یکطرفہ رہ جاتی ہے۔

کابل کی اسمبلی

کابل میں ایک طرف تو یہ اعلان ہو رہا تھا کہ افغانستان کی نئی کابینہ کی تشکیل کی جا رہی ہے۔ دوسری طرف کابل پر راکٹ برسائے جا رہے ہیں۔ صدر افغانستان کے نمائندے سے عبدالعزیز مراد نے بتایا ہے کہ اسمبلی جو متنازعہ فیہ سمجھی گئی تھی اس کے ایک ہزار افراد نے اپنے میں سے ۲۰۵ افراد کو پارلیمنٹ کے ممبر چن لیا ہے۔ حل و عقد اسمبلی نے اس سے پہلے عبوری صدر برہان الدین ربانی کا ۳۰ دسمبر کو انتخاب کیا تھا۔ ان کے عہدے کی معیاد دو سال مقرر کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ افغانستان کے پہلے باقاعدہ سربراہ ہیں یعنی گذشتہ اپریل سے لے کر اب تک۔ مراد نے کہا ہے کہ کچھ مزید ڈپٹی بھی اس فہرست میں شامل کئے جائیں گے۔ یہ معاملہ ۲۵ جنوری کو اٹھایا جائے گا۔ جبکہ دستور کے متعلق مختلف امور طے پائیں گے۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں باوجود اس کے کہ افغانستان میں صدر کا انتخاب بھی ہو چکا ہے اور پارلیمنٹ بھی مقرر ہو چکی ہے حکومت کے مخالف لوگ ابھی تک کابل پر راکٹ گرا رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں صدر کے محل پر راکٹ پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ جو بظاہر ناکام رہی۔ لیکن کچھ فوجی اس سے زخمی ضرور ہوئے بتایا گیا ہے کہ صدر ربانی نے ابھی اپنا وزیر اعظم نہیں چنا جو اپنی کیبنٹ کا انتخاب کرے گا۔ اگرچہ وزیر اعظم صدر کے مشورے ہی سے کیبنٹ کے اراکین

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادی امۃ النور بنت محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ

حرم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

بڑی دلچسپ شخصیت تھی کبھی بھی انکی کمپنی میں انسان اکتا نہیں سکتا تھا۔ باوجود اس کے کہ طبیعت میں جھجک تھی بہت سوشل نہیں تھیں مگر جو بھی ملتا گرویدہ ہو جاتا سب ہی امریکن بہنیں ان کی شخصیت سے بہت متاثر تھیں خاص طور پر مسز سلمیٰ غنی، مسز شکورہ اور مسز رضیہ ظفر نے مجھ سے یہ بات کہی۔ ہلکا پھلکا لطیف مذاق ان کی شخصیت کا حصہ تھا کبھی بھی ایسا مذاق نہ کرتیں جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ مذاق ایسا ہوتا کہ دل لگا رہے۔ منصب امامت پر فائز ہونے سے پہلے حضور کے ہمراہ جب آپ امریکہ تشریف لائیں تو حضور واشنگٹن ڈی سی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ پھرتے پھرتے تھک گئیں تو حضور سے واپس چلنے کے لئے کہا۔ حضور کو سیاحت کا بہت شوق ہے۔ آپ نے فرمایا بس جیفرسن میموریل دیکھ لیں تو چلتے ہیں۔ اس پر مذاق کے رنگ میں کہنے لگیں جیفرسن احمدی تھا۔ گویا حضور ایدہ اللہ کے ہر احمدی کے ساتھ بے اختیارانہ تعلق کی طرف ایک لطیف اشارہ تھا۔

آپکی طبیعت خیال رکھنے والی، خاموشی سے کام کرنے والی، منکسر اور بہت لحاظ والی تھی۔ اپنے ذاتی کام خود ہی کرتی تھیں کسی سے کروانے کی عادت نہیں تھی بچیوں کا خیال ایسے رکھتیں جیسے وہ ابھی بہت چھوٹی بچیاں ہوں۔ طوبیٰ صبح سو کر اٹھ کر آتی تو اپنے ہاتھ سے اس کے لئے انڈہ بناتیں میں پاس کھڑی کہتی رہ جاتی کہ ممانی مجھے دیں میں کرتی ہوں مگر بس خود ہی کر لیتیں۔ اسی طرح جب تک صحت رہی حضور کے ناشتے کا سامان رات کو اپنے ہاتھ سے لگاتیں۔ کھانے کے بعد برتن اٹھانے لگ جاتیں۔ قریباً روز ہی سارا گھر پھر کر دیکھتیں باکس روم تک روز چیک ہوتا مگر اتنی خاموشی سے کہ کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔ امریکہ آتیں تو میں تو سفر میں اس لئے ساتھ ہوتی کہ ان کا خیال رکھوں مگر کبھی کچھ کہہ کر نہیں کرواتی تھیں بلکہ جتنا کر دیتی تھی وہ بھی روکتی رہتی تھیں۔ روز یہی ہوتا تھا کہ اپنے کپڑے نکال کر خود استری کرنے لگ جاتی تھیں میں زبردستی ہاتھ سے لے کر کرتی تھی۔ ذوق بہت اچھا تھا پہننے اوڑھنے کا بہت ہی سلیقہ تھا۔ پوری شخصیت سے نفاست ٹپکتی تھی مگر اس کے باوجود تکلف یا بناوٹ تو دور کی بات ہے طبیعت میں غیر معمولی سادگی تھی۔ امامت کے بعد ہم خود ہی جتنا ممکن تھا لحاظ اور ادب کرتے تھے انہوں نے اپنے میں بالکل فرق نہیں ڈالا تھا۔ اپنا کام کسی سے کروانے میں حجاب تھا اور خود دوسروں کا کام ایسے کر دیتی تھیں کہ ذرا بھی ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ ان پر کوئی بوجھ پڑا ہے بہت سے عزیزوں کے لئے شاپنگ وغیرہ خوشی سے کر دیتی تھیں۔ حساب کتاب کی بڑی پکی تھیں جب بھی کوئی چیز منگواتیں کوشش یہی ہوتی کہ پیسے پہلے ہی دے دیں ورنہ پھر فوراً پیسے دے دیتیں ذرا بھی ٹلاتی نہیں تھیں اسی طرح اگر کوئی پہلے پیسے دے کر چیز منگوائے خواہ چند پیسے ہی کیوں نہ بچیں جب تک واپس نہ کرتیں آپ کی طبیعت پر بوجھ رہتا حضور کے لندن تشریف لانے کے بعد ایک دفعہ ہمارے امی ابا دونوں نے لندن آنا تھا۔ دونوں بیمار تھے اس خیال سے کہ حضور تو خود پردیس میں ہیں ان پر بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔ ہم نے ان کے ٹھہرنے کا انتظام کہیں اور کر دیا۔ اتنے میں ممانی کا فون آیا کہ نوشی حضور کہہ رہے ہیں نوشی پاگل تو نہیں ہو گئی۔ باجی ہمارے علاوہ کہیں اور نہیں ٹھہر سکتیں۔ میں سخت شرمندہ ہوئی اور گھبرا کر صفائی پیش کرنے کی کوشش میں کہا ممانی دراصل امی وغیرہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے اس لئے ایسے کیا تھا۔ بڑے پیارے مگر تنبیہہ کے انداز میں کہنے لگیں نوشی تم اس بات میں دخل نہ دو۔ ورنہ جس حالت میں وہاں رہ رہی تھیں اور جو گھر ان کی اپنی ضرورت کے لئے بھی کم تھا اس پر ہر وقت کی مہمانداری یہ کہہ سکتی تھیں کہ پھر تو مجبوری ہے۔ مگر جس پر اللہ تعالیٰ اتنی بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے اسے بوجھ اٹھانا بھی سکھا دیتا ہے۔ پھر امی اور ابا کو جس پیارے ٹھہرایا اور ان کا خیال رکھا میرے پاس الفاظ نہیں کہ اسے بیان کر سکوں۔

جب امامت کے بعد پہلی مرتبہ حضور ایدہ اللہ امریکہ تشریف لائے ہیں واشنگٹن سے آگے دورے پر گئے تو مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ ڈیٹن ہوٹل میں قیام تھا۔ میرا پروگرام کیونکہ اچانک بنا تھا اس لئے میری رہائش کا انتظام نہیں تھا۔ شنو کی سیفی اور بچے بھی ساتھ تھے۔ سیفی نے مجھے مذاق سے چھیڑا کہ یہاں تو آپ کی جگہ نہیں ہے آپ کو کسی اور جگہ بھجوا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ مسکرا رہا تھا اور میں سمجھ بھی رہی تھی کہ چھیڑ خانی کر رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے لئے ایک سوٹ ریزرو تھا۔ ممانی مجھے کہنے لگیں ہمارے پاس اتنی بڑی جگہ ہے تم بیڈ روم کے ساتھ لِونگ ایریے میں سو جاؤ۔ میں ہچکچائی بھی کہ حضور کو تکلیف ہو گی مگر اصرار سے مجھے وہیں سلایا۔ اسی طرح جب آخری بار واشنگٹن آئی ہیں حضور ایدہ اللہ واپس تشریف لے گئے تھے اور ان کو علاج کی غرض سے رکنا پڑا۔ رات کو میری بھانجی شیمہ ان کے کمرے میں سو رہی تھی کہ اگر کوئی ضرورت ہو تو اکیلی نہ رہیں۔ اگلے دن شیمہ کہنے لگی ممانی تو عجیب سویٹ چیز ہیں مجھے کہنے لگیں تم میرے ساتھ ہی پلنگ پر سو جاؤ کافی جگہ ہے اس نے کہا میرا بستر ہے میں زمین پر بچھا رہی ہوں تو کہنے لگیں اچھا اگر تمہیں ساتھ سونے سے گھبراہٹ ہوتی ہے تو میں زمین پر سو جاتی ہوں تم پلنگ پر سو جاؤ بڑی مشکل سے شیمہ نے انہیں پلنگ پر سلایا۔

گھر میں جو لوگ بھی رہتے سب پر آپ کی عجیب عنایتیں ہوتیں۔ جو مائی بچیوں کو سنبھالتی تھی اس سے بالکل سہیلیوں جیسا سلوک تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ بھی بچیوں سے ماں کی طرح سلوک کرتی تھیں۔ گھر میں بڑے دعوے سے رہتی تھی بہت دفعہ بچیوں سے سختی بھی کرتی تو ممانی مسکراتی رہتیں کبھی برا نہ مناتی تھیں اس بات کا۔ آخر وقت اس کے بچوں کا خیال رکھتی رہیں۔

بشیر گھر کے بچوں کی طرح پلا تھا اس کے ساتھ ہمیشہ گھر کے فرد کا سا سلوک رہا۔ اس کی شادی لندن میں قیام کے دوران ہی ہوئی۔ بہت شوق اور چاؤ سے اس کی شادی کے سارے انتظام کئے۔ اس کی دلہن شادی کے لئے لندن آئی تو کچھ دن آپ کے پاس ٹھہر کر پھر شادی ہوئی۔ اتفاقاً میں بھی ان دنوں لندن گئی ہوئی تھی۔ وہاں مشن ہاؤس میں ایک چھوٹا اور ایک بڑا کمرہ ہے۔ جہاں ہم سب ہی جو آپ کے پاس جائیں ٹھہرتے ہیں۔ چھوٹے کمرے میں غالباً کوئی اور تھا۔ میں بڑے کمرے میں تھی۔ جب بشیر کی بیوی آئی ہے تو مجھے کہنے لگیں۔ نوشی تم ڈرائینگ روم میں سو جانا وہ شادی کے لئے آئی ہے پھر اس کا پردہ بھی ہے یہ نہ ہو وہ محسوس کرے پہلی دفعہ گھر سے نکلی ہے اسے اپنا پلنگ دے دو۔ اسی طرح ہر کھانے کے وقت اسے خود کھانا ڈال کر کمرے میں دیتیں کبھی میں ڈال کر دیتی تو خود اٹھ کر اس سے ضرور پوچھتیں کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ ممانی کی وفات پر بشیر کی حالت کسی بھی عزیز سے کم نہیں تھی۔ ایک احمدی بچی ثریا جو شادی سے پہلے کافی لمبا عرصہ آپ کے پاس رہی اس کی شادی بھی آپ نے ہی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب خاوند اور بچوں والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر میں اسے ہر طرح سے خوشحالی دی ہے۔ سب بچے اچھا پڑھ رہے ہیں۔ محض محبت کی وجہ سے آخری خدمت کرنے کے لئے جرمنی سے آکر اپنا گھر بار چھوڑ کر خدمت کرتی رہی اور بعد میں بھی بالکل اپنے عزیزوں کی طرح گھر سنبھال رہی تھی، بہت دفعہ بے اختیار ہو کر رو دیتی تھی۔ ایک دن بتا رہی تھی میرے بچے مجھے کہتے ہیں تم تو پڑھی لکھی نہیں ہو پھر اتنی سمجھداری سے کیسے تم ہماری تربیت کرتی ہو۔ تو میں نے جواب دیا میں تو پڑھی لکھی نہیں پر جنہوں نے میری تربیت کی ہے وہ تو پڑھے لکھے ہیں۔

شروع میں جب لندن آئے ہیں تو گھر میں مدد کے لئے کوئی عورت نہ تھی ہم سب کہتے تھے ممانی آپ کسی کو بلائیں جو آپ کا خیال رکھے آپ کو دبائے وغیرہ ہزار چھوٹے چھوٹے کام ہوتے ہیں جن کے لئے آپ کی صحت کی کمزوری کی وجہ سے آپ کو ضرورت ہے۔ پہلے تو یہی کہتیں ہم اللہ نے چاہا تو جلدی واپس جائیں گے۔ پھر جب دو تین سال ہوئے بہت ضرورت تھی تو بہر حال کسی کو بلانا تھا۔ بظاہر ضرورت تو کسی ذرا ایسی عمر کی عورت کی تھی جو خوب محنت کر سکے مگر ممانی نے اپنی پرانی معمر عورت آپا حمیدہ کو ہی بلانے کو دوسروں پر ترجیح دی اور ان کے ساتھ ہی مل ملا کر گھر کا کام چلاتی رہیں۔ آپا حمیدہ جب آج کل صدمہ سے نڈھال گھر کی ہر چیز کی دیکھ بھال کر رہی ہوتی تھیں تو رحم آتا تھا اس کی بے بسی پر کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ممانی ایسے اس پر سب کچھ چھوڑ کر چلی جائیں گی ۔۔ یہ چاروں تو خیر ان کے اپنے پرانے ہیں گویا گھر کے افراد ہی ہیں اور بشیرا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے زمانے کا ہے جسے حضور کے وصال کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اور پھر اب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ شیرا اسی لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیویوں اور بچوں سب سے بہت پیار کرتا ہے۔ ممانی کو ہمیشہ اسی وجہ سے شیرا کا خیال زیادہ ہوتا تھا۔ کہتی رہتی تھیں شیرے پر کام کا بہت بوجھ ہے اور اس کی اس بات کو بھی سراہتیں کہ شیرا بہت وفادار ہے اور اسے حضرت صاحب کے (یعنی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کے سب بچوں سے پیار ہے۔

باوجود اس کے کہ طبیعت میں بے حد حجاب اور لحاظ تھا جب ضرورت ہوتی تو معاملے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے نہایت خوش اسلوبی اور خود اعتمادی سے سلجھانے کا ڈھنگ آتا تھا۔ ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ کسی احمدی بہن سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے حضور ایدہ اللہ کو تکلیف پہنچے۔ ایک دفعہ ایک لڑکی اپنی گھریلو پریشانیوں اور ساس کے ظالمانہ سلوک کا بتا کر دعا کے لئے کہہ رہی تھی۔ ممانی نے اتنی اچھی طرح اسے سمجھایا کہ میں حیران رہ گئی اور اس کی سمجھ میں بھی بات آگئی اور اب اللہ کے فضل سے وہ اپنے گھر میں مطمئن اور خوش ہے۔

اسی طرح ایک دن بہت قریبی تعلق والوں میں سے چند عورتیں اپنی رشتہ دار بھاوج کی شکایت کر رہی تھیں۔ ممانی تسلی سے ساری بات سنتی رہیں پھر بڑے تحمل سے کہنے لگیں ہر گھر کا ایک ماحول ہوتا ہے۔ بہوؤں کو بھی اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر اس کی بیوی کو ایسی بے تکلفی پسند نہیں تو میرا خیال ہے آپ لوگوں کو بھی محتاط رہنا چاہیئے۔ جو باتیں شریعت میں منع ہیں ان کے کرنے سے کیا فائدہ بات ایسے انداز سے کی کہ بغیر کسی کی دل آزاری کے گویا مسئلہ حل ہو گیا۔

جب ممانی کے رشتہ کے لئے پیغام گیا تو ان کی امی کو اس وجہ سے ہاں کرنے میں کچھ ہچکچاہٹ تھی کہ حضور ایدہ اللہ کی تو امی بھی نہیں اگر میری بچی کو کوئی تکلیف ہوئی تو کون سنبھالے گا۔

. . . .

. . . .

جب میں لکھنے بیٹھی تھی تو سوچ رہی تھی چھوٹی چھوٹی ذاتی گھریلو باتیں ہیں پتہ نہیں مجھے کچھ کہنا بھی چاہیئے یا نہیں مگر اب لکھتے لکھتے اتنی ساری باتیں ذہن میں آ رہی ہیں پر جذبات روک بن رہے ہیں اور آگے لکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی۔

قادیان جانے کا بہت شوق اور یقین تھا۔ مجھے لگتا ہے یہ جو سب حیران ہیں کہ اتنی بڑی بیماری کے باوجود ٹیسٹ ہوتے رہنے کے کہ کیوں پتہ نہیں لگا تو اس میں شائد یہی حکمت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت انہیں نصیب کرنی تھی اور پھر تقدیر بھی مبرم تھی۔ اس لئے قادیان کے سفر تک اس بیماری کو ظاہر نہیں ہونے دیا۔ یہ بھی شوق تھا کہ ہم سب زیادہ سے زیادہ اس سعادت میں شریک ہوں۔ یہ سفر تو تھا ہی معجزہ اکثر لوگوں کو یقین نہیں تھا کہ پہنچ جائیں گے مگر ممانی کو پورا اطمینان تھا کہ ہم ضرور اللہ نے چاہا تو جائیں گے۔ کوئی مہینہ پہلے فون پر بات ہوئی تو یوں لگا جیسے انہوں نے سامان بھی باندھ لیا ہو اور ان کے یقین دلانے سے ہی ہم نے بھی ہمت کر لی ورنہ شائد پہنچ ہی نہ پاتے ـــــ مجھے قادیان جا کر احساس ہوا کہ بس یہ ہمت انہوں نے قادیان کی محبت میں کر لی ہے۔ اس سے پہلے بہت بیماریوں میں بھی ذرا بھی ظاہر نہیں ہونے دیتیں تھیں کہ بیمار ہیں۔ ایسا صبر ہوتا تھا کہ ایک دن ہم باتیں کر رہے تھے کہ لوگ تو صابر ہوتے ہیں تو صابر مشہور بھی ہو جاتے ہیں ممانی میں تو ایسا صبر ہے کہ پتہ بھی نہیں لگتا کہ صبر کر رہی ہیں وہی مزاج قائم رہتا۔ اب بھی ہمت کر کے ماموں وسیم کے کمرے میں آ کر شام کو سوائے اس کے کہ طبیعت زیادہ خراب ہو بیٹھتی تھیں سب سے ہنستی اور باتیں کرتی تھیں۔ بہت سے رشتہ دار عزیز لندن جانے کے بعد سے پہلی دفعہ ملے تھے۔ پھر بھی مجھے جیسے کسی بات کا احساس ہو رہا تھا۔ اوپر کمرے میں جاؤں تو بہت دفعہ روئی ہوئی سی لگتی تھیں۔ اس سے پہلے جب بھی موقع ہوتا میں دبا دیتی کہ انہیں ذرا آرام ملے۔ تھوڑی دیر بعد ہمیشہ روک دیتی تھیں۔ مگر قادیان میں جب بھی ایسا موقع ہوا لگتا تھا جیسے انہیں غنیمت لگا ہو اور جیسے دھیان بٹ گیا ہو۔ کئی ایسی باتوں سے مجھے ممانی کی طرف سے کھٹکا سا لگ گیا تھا۔ خالہ جمیل کو خواب بھی بہت صاف آئی تھی۔ اس سے اور بھی گھبراہٹ تھی۔ یہی سوچ کر خود کو تسلی دیتی تھی کہ دعاؤں اور صدقات سے اللہ نے چاہا تو بلا ٹل جائے گی۔ قادیان سے رخصت ہو کر ربوہ آئے تو چند ہی دن بعد پریشان ہوتے ہی ڈاکٹروں نے اس جان لیوا بیماری کا بتا دیا۔ بس پھر تو جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا یہی حال تھا کہ بزبانِ حال ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے ؎

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے!
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

ہر طرح مولا کریم کے حضور ہم سب اپنی اپنی طاقت کے مطابق تڑپے انفرادی اور اجتماعی طور پر صدقے بھی دیتے رہے مگر اس کو پردیس میں ایک اور امتحان سے گزارنا مقصود تھا۔ حضور ایدہ اللہ کے پردیس میں ہونے سے یوں لگتا ہے جیسے ساری جماعت پردیس میں ہو۔ یہ کتنی غلط سوچ ہے میری، حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے امام ایدہ اللہ جہاں جاتے ہیں وہ جگہ ساری دنیا کے لئے دیس بن جاتی ہے جن لوگوں نے لندن مشن ہاؤس دیکھا ہے وہ یقیناً اس بات کے گواہ ہیں۔

ہاں تو آخر اس کی رضا پر راضی ہونے کا وقت آ ہی گیا۔ جو بھی جہاں تھا اور جا سکتا تھا وہ ایک تو جنازے میں شرکت کے لئے اور کچھ حضور انور کے پاس اس حالت میں پہنچنے کہ بے اختیار جذبے سے لندن کے لئے روانہ ہو گیا۔ جو نہیں جا سکے وہ تو مجھے لگتا ہے جانے والوں سے بھی کہیں زیادہ شریک تھے۔ جس بے بسی اور تڑپ سے انہوں نے دعائیں کی ہوں گی وہ کبھی ضائع نہیں جا سکتیں۔

ہم جب پہنچے جنازہ مشن ہاؤس کے قریب گیسٹ ہاؤس میں رکھا تھا۔ میں نے پاس جا کر سلام کہا۔ باوجود اس کے کہ بہت کمزور ہو چکی تھیں چہرے پر وہی سکون اور مسکراہٹ تھی جو ان کی منفرد شخصیت کا حصہ تھی۔ پھر جنازہ اسلام آباد (لندن) جنازہ پڑھانے کے لئے لے جانے سے پہلے محمود ہال میں رکھا گیا۔ ہم سب نے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ جا کر پھر ایک بار خدا حافظ کہا اس کے بعد واپس سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ رہی تھی تو یہ شعر نہ جانے کہاں سے یاد آ کر میری زبان پر آ گیا ؎

محبت تھی مجسم میری مریم
چلی ہے پیار خالق سے بڑھانے

یہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم کا شعر ہے جو انہوں نے اپنی مریم کا جنازہ دیکھ کر کے عنوان سے حضرت سیدہ ام طاہر کی وفات پر کہی تھی۔ یوں تو بچپن سے یہ نظم گھر میں بہت دفعہ سنی ہوئی تھی اور میں کبھی آپ کے لئے دعا کی غرض سے رمضان وغیرہ میں پڑھتی بھی تھی مگر مجھے یاد نہیں تھی۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ نے بھی کئی طرح کی مماثلت ان کی اپنی امی سے بیان فرمائی۔

جنازے کی گاڑی رخصت ہونے کے بعد پہلے سے تیار کردہ فہرست کے مطابق سب کو موٹروں میں بٹھایا گیا اور ہم سب قافلہ کی صورت میں حضور ایدہ اللہ کی معیت میں اسلام آباد (لندن) روانہ ہوئے۔ جنازہ بہنوں کی زیارت کے لئے مارکی میں رکھا گیا۔ اسلام آباد میں تین کاٹیجز ہیں۔ ایک حضور کے اپنے استعمال میں آتی ہے اور دوسری دو میں سب عزیز جو بھی وہاں ہوتے ہیں۔ اس دن حضور اپنے کمرے میں تھے اور ہم سب اسی کاٹیج میں جمع تھے۔ جنازہ پڑھنے سے تھوڑی دیر پہلے حضور باہر تشریف لائے اور سب عزیزوں کو لے کر مارکی میں تشریف لے گئے۔ خود کھڑے ہو کر باری باری سب کی زیارت کروائی۔ پھر بچیوں سے ایک بار بلکہ آخری بار دیکھنے کو کہا۔ میری نظر پڑی تو طوبیٰ پاس کھڑی تھی۔ اسے کہا اب تو اللہ کے پاس ہیں گویا کہہ رہے ہوں اب بھلا پریشان ہونے کی کیا بات ہے اور پھر دعائیں کرتے کرتے اپنے ہاتھ سے (حضور ایدہ اللہ نے) چہرہ ڈھانپ لیا۔

عجیب بے بسی کا عالم تھا۔ اتنے بے شمار رشتہ داروں کے ہوتے ہوئے ہم چند ہی پہنچ سکے۔ گھر کے بزرگوں میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ہی تھے عورتوں میں بی بی قیوم بڑی بہنوں میں سے تھیں۔ وہ صدمے سے نڈھال بستر میں پڑی تھیں۔ بی بی امۃ الباسط اور بی بی طاہرہ بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ہمت کر کے عین اسی وقت پہنچ گئی تھیں جن سے بہت حد تک تسلی تھی۔ بہنوں میں سے بی بی جمیل بھی موجود تھیں پر وہ تو خود سب سے چھوٹی ہیں۔ پھر ساری زندگی ماں کے بغیر گزارنے سے خود ان کی حالت کسی بچے سے کم نہیں تھی گو انتہائی صبر سے کام لے رہی تھیں پھر بھی ایسی حالت چھپانے سے چھپی تھوڑا رہتی ہے۔ ان کو دیکھ کر الٹا دل کو کچھ ہوتا تھا باقی سب بھی رشتے میں تو چھوٹے تھے ہی عمر میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے چھوٹے تھے اور آٹھ بھائیوں کے ہوتے ہوئے میرے آقا بالکل تنہا کھڑے تھے دیدار

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ کے بیس جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مکرم ابوعبداللہ صاحب کہتے ہیں:

روزناموں کی پالیسیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ انگریزی اخبارات زیادہ کھل کر بات کرتے ہیں اور قومی مسائل کے متعلق ان کا نقطۂ نظر زیادہ مثبت ہے

متنازعہ فیہ مسائل میں مثلاً قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا شامل کرنا اور وہ آرڈی ننس جو حال ہی میں صدر مملکت نے جاری کئے ان کے متعلق جو کچھ انگریزی روزناموں نے لکھا ہے اس سے بھی اوپر بیان کی گئی بات کی حمایت ہوتی ہے۔

یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ انگریزی اخبارات نے جو کچھ کہا اس کے دباؤ کے تحت شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کے اندراج کا التواء ہوا۔ اور حکومت کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ آرڈیننس واپس لے۔ ہم ان اخبارات کی انتظامیہ لکھنے والوں اور قارئین کو شاباش دیتے ہیں۔

ایک اور پہلو جس پر اسی طرح کا ایک مکا رسید کرنے کی ضرورت ہے وہ ہے جداگانہ انتخابات کا قانون۔ یہ قانون قوم کو بدنیتی سے تقسیم کرنے کا تھا بدقسمتی سے ان سازشوں کے بہت حد تک نتائج نکل آئے ہیں۔ اس قانون کے نفاذ سے غیر مسلم جماعتیں دوسرے نمبر کی شہری بن کر رہ گئی ہیں۔ ان کی آواز قوم کے اہم مسائل میں صفر ہو کر رہ گئی ہیں۔ دوست سیاستدانو! اور شہریت میں بھائیو! ان پاکستانیوں کی طرف دیکھئے جو جانتے ہیں کہ اب ان کی کوئی قیمت نہیں۔ دیگر غیر مسلم جماعتوں کے۔ احمدی سب سے زیادہ بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور یہ پاکستان کی ایک خاموش جماعت ہے۔

پاکستان کے قیام میں جو کام اس جماعت نے کیا تھا اسے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ حصول آزادی کے بعد اس جماعت کے اراکین نے ملک کی بنیادوں کو خاص طور پر مضبوطی عطا کی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ مکرم ایم ایم احمد صاحب اور ڈاکٹر سلام صاحب نے جو کچھ کیا اسکی دنیا بھر میں پذیرائی ہوتی ہے۔ سیاست ہو یا اقتصادیات، دفاع ہو، تعلیم ہو یا بیرونی ممالک سے تعلقات ہوں اس جماعت نے ہمیشہ بہت زبردست کردار ادا کیا ہے۔

ایک اور بات جو حیران کن طور پر اس جماعت کا خاصہ ہے وہ یہ ہے کہ باوجود انتہائی مشکل حالات کے اس جماعت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہے جس نے ملک سے بے وفائی کی ہو یا ملکی بہبود کے خلاف کوئی کام کیا ہو۔ جداگانہ انتخاب نے اس جماعت کو قوم کے بڑے دھارے سے الگ کر دیا ہے۔

باقی مثالوں کو تو چھوڑیئے اس مثال کو لیجیئے جو بڑی دردناک ہے جس کا مظاہرہ ربوہ میں ہوتا ہے جہاں ۳۵ سے ۴۰ ہزار احمدی بستے ہیں۔ شہری معاملات میں ان کی کوئی آواز نہیں ہے۔ چند ایک مسلمان جو جداگانہ انتخاب کے ماتحت چنے جاتے ہیں اور جن کا تعلق قرب و جوار کے دیہات سے ہے ربوہ کے ہزاروں شہریوں کو اپنی شرائط منظور کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور اگر اس شہر کی گرتی ہوئی کیفیت کو دیکھا جائے تو یہ بات سمجھی جا سکتی ہے کہ حصولِ اقتدار وہاں پر کیا گل کھلا رہا ہے۔ کئی ایسی بھی مثالیں موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ خاصے قابل عیسائی لوگوں کو بھی ان کے حقوق نہ مل سکے اور انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ یہ گذشتہ حکمرانوں کی بدنیتی پر مبنی پالیسی تھی کہ مذہبی جماعتوں میں دراڑیں ڈالی جائیں اور اس میں وہ خاصی حد تک کامیاب بھی ہوئے لیکن بہرحال وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مذہبی جماعتیں ایک نئے صیقل شدہ نظریے کے ساتھ دوبارہ سامنے آگئی ہیں۔ اگرچہ ملک کو جو اس سے نقصان ہوا ہے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

وقت آگیا ہے کہ جو لوگ ملک کے حکمران اور عوام الناس کو ترقی کی راہ پر چلانا چاہتے ہیں وہ آگے آئیں اور اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس کر کے ضروری اقدامات اٹھائیں۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ جداگانہ انتخاب کے طریق کا گہرائی میں جا کر مطالعہ کیا جائے۔

امید کی جاتی ہے کہ مخلص مسلسل کوششوں کے نتیجے میں اسے ختم کروایا جا سکے گا اور ملک کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے گا۔

Separate electorate

An analytical appraisal of policies adopted by various daily organs explicitly depicts that English newspapers are more open and constructive in their approach towards national problems.

Contributions made by English dailies in controversial issue of religion column of ID card and recently announced presidential ordinance also support the foregoing viewpoint.

Surely, it was the pressure exerted by the national English press which held the inclusion of religion column of ID card in abeyance and forced the government to take the presidential ordinance back. Well done organisors, writers and readers of these papers.

Another aspect which now needs the punch of same strength is repealing of Separate Electoral Roll law. The aforesaid law was enacted with mala fide designs to divide the nation. Unfortunately, these designs, to a large extent, have already been achieved.

With the implementation of this law non-Muslim communities have virtually become second rate citizens of the country. Their say and role in affairs of national importance has become zero.

Comrade politcians/fellow citizens look down at these Pakistanis as all of them know that they are of no value to them. Along with other non-Muslims communities, the worst victim of this law appear to be the "Ahmadis", a silent community of Pakistan.

Contributions made by this community in creation of Pakistan need no repetition. After independence, members of this community substantially added for sound foundation of the country. Contributions made by late Ch. Zafarullah Khan, M.M. Ahmed and Dr. Salam are recognised throughout the world. Be it politics, economics, defence, education or foreign relations, members of this community have always played a predominant role in all fields.

Another astounding hallmark of this community is that in spite of the odds, no member of the community has ever been found disloyal or working against the prosperity of Pakistan. Implementation of separate electorate has put the members of this community out of the mainstream of the nation.

Barring other examples, a most piteous situation can be observed in Rabwah which houses almost 35,000 to 40,000 Ahamdis. These residents have been denied any say in the affairs of the town. A few Muslim individuals elected under separate electorate, from adjacent villages, have been forced to dictate their terms to thousands of residents of Rabwah.

And how the power grabbers are playing with the affairs is evident from the deteriorating civic state of the town.

There are various examples where even very capable Christians were denied equal citizenship rights and were forced to leave the country.

It was the mala fide design of gone rulers who wanted to rupture the established religious communities. And to a great extent they succeeded also. However, with the passage of time the religious communities have reemerged with a refined outlook but damage caused to the country is enhancing.

It is time that the learned well-wishers of the country realised their duty to guide the rulers/masses towards paths which lead to progress and prosperity. An indepth analysis of separate electorate is required.

Hopefully, with sincere efforts and with continuous pursuation same could be repealed without further loss to the nation.

ABU ABDULLAH,
Karachi.

THE FRONTIER POST *Wednesday January 20, 1993*

آپ کا خط ملا

مکرمہ امۃ الودود صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ سے لکھتی ہیں:۔

آپ کی ادارت میں الفضل نے نیا انداز نیا اسلوب اپنایا۔ اس کے مختلف عناوین کے باعث ہر طبقہ کی دلچسپی اس سے بڑھ رہی ہے۔ "آپ کا خط ملا" کے تحت نئے لکھنے والے بھی طبع آزمائی کر سکتے ہیں۔

شادی ایک ایسی تقریب ہے جس میں پورا گھرانہ مدعو ہوتا ہے۔ بچوں اور عورتوں کے رنگین ملبوسات اس تقریب کو مزید رنگا رنگ کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔ سجے سنورے بچے اپنی ماؤں کی خوشی اور فخر کا باعث بنتے ہیں۔ مگر جب کارڈز پر دیئے گئے وقت کے مطابق عمل درآمد نہیں ہو پاتا تو جذبات بدل جاتے ہیں۔ پروگرام تاخیر کی نذر ہونے سے اپنا حسن کھو دیتے ہیں۔

ولیموں پر کھانا اکثر لیٹ ہو جاتا ہے۔ اور پھر مردوں کو پہلے کھلا دیا جاتا ہے۔ پھر وہی برتن دھو کر تقریباً خشک کر کے چن دیئے جاتے ہیں تب کہیں جا کر بچوں اور خواتین کی باری آتی ہے۔ اس کام میں اور بہت سا وقت گذر جاتا ہے۔ بھوک سے بچے اور خواتین پریشان اور مرد باہر انتظار میں الگ پریشان۔ حالانکہ مرد تو بھوک برداشت کر سکتے ہیں۔ مگر بچے تو بچے ہوتے ہیں۔ پھر پورا دن صرف ایک "ولیمے" کی نذر ہو جاتا ہے۔ پس کوئی ایسی تجویز ہونی چاہیئے۔ کہ جہاں ہزاروں روپے خرچ ہو رہے ہوں۔ وہاں چند سو اور لگا کر ایک ہی وقت اور پروگرام کے مطابق فنکشن ہو۔ اور لوگ اس پریشانی سے بچ سکیں۔

ایک بار پھر اس اخبار کے معیار کو بہت بہتر اور دلچسپ بنانے پر آپکو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

کرنے والوں میں ممانی آصفہ کے دونوں بھائی اور بھاوجیں بھی موجود تھیں مگر جن کا حضور ایدہ اللہ کو خصوصیت سے خیال تھا۔ ممانی آصفہ کی بڑی بہن نے ممانی چھبو کا تو سوچتے تھے کہ صدمہ کیسے برداشت کریں گی یہ اتنے کمزور دل کی ہیں کہ غیروں کا دکھ نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر انہوں نے بھی کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ پہلی بار مجھے اس شدت سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت صاحب پر بہت سے بے پایاں فضل کئے ہیں وہاں اولاد کے لحاظ سے بھی غیر معمولی طور سے نوازا ہے چاروں بچیاں اس موقعے پر اپنے ماں باپ کی اعلیٰ تربیت کو قبول کرنے کا پورا پورا ثبوت دے رہی تھیں۔ ماں جیسی عظیم ہستی کو آخری بار رخصت کرنا تو بڑی عمر میں بھی مشکل ہوتا ہے اس وقت بھی اپنے دل کی کیفیت اور بے چینی کا اظہار کسی بات سے ہونے نہیں دیا کسی نے ان کی سسکی سننا تو درکنار آہ بھی نہیں سنی، یوں خاموشی سے جنازہ پڑھنے عورتوں کی مارکی میں آگئیں وہاں سے ٹیلی ویژن پر مردانہ طرف سے ساری کارروائی دکھا رہے تھے جنازے کے معاً بعد بہنوں نے چاروں بچیوں سے ملنا شروع کیا۔ لجنہ برطانیہ کی صدر اور دوسری منتظم بہنوں نے فوراً لائینیں بنوا دیں تا کہ غمزدہ احمدی بہنیں تنظیم کے ساتھ تعزیت کر سکیں۔ صدمے سے نڈھال بچیاں بڑی ہمت سے ہزاروں عورتوں سے کھڑی ہو کر ملیں۔ یہاں پر میں یہ بات کہنے سے رک نہیں سکوں گی کہ جماعت احمدیہ لندن نے بھی اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس موقع پر بھی بالکل عارضی مرکز کا احساس نہیں ہونے دیا۔ اور بہت اچھی طرح سارے انتظامات کو سنبھالا۔

پھر دوبارہ ہم حضور ایدہ اللہ کی قیام گاہ کی طرف چلے گئے۔ تدفین کے بعد حضرت صاحب اکیلے ہی خاموشی سے گھر میں داخل ہوئے۔ کسی میں ہمت نہیں تھی کہ آگے بڑھتا۔ پہلے بھی گھر میں وفاتیں ہوئی ہیں گو اللہ کے فضل سے بے صبری کا تو سوال ہی نہیں۔ پھر جب تدفین سے مرد واپس آئیں تو غم کا اظہار کسی نہ کسی طرح ضرور ہو جاتا ہے مگر یہ پہلا موقع تھا کہ جن کا سب سے بڑا صدمہ تھا ان کا مقام بھی سب سے بڑا تھا۔ وہ اتنے حوصلے میں تھے کہ کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ آگے بڑھے۔ یہاں تک کہ بچیاں بھی کوہ وقار بنی جہاں تھیں وہیں رہیں۔ حضور ایدہ اللہ فرمانے لگے آپ لوگ جا کر آرام کریں۔ ہماری فکر نہ کریں ہم اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہیں۔ اس پر ہم دوسری کاٹیج میں آگئے ایک دو گھنٹے بعد درس اور رمضان کی آخری دعا تھی جب وہاں گئے تو چاروں بچیاں پہلے سے موجود تھیں۔ بڑے آرام سے درس سنا وہیں سب کے ساتھ روزہ کھولا۔ نمازوں کے بعد حضور سب گھر والوں کی کاٹیج میں تشریف لائے رات کا کھانا سب کے ساتھ کھا کر لندن تشریف لے گئے۔ صبح عید تھی اور تیسرا دن بھی شروع ہو گیا تھا وفات ہوئے۔ چاروں بچیوں نے جو کپڑے پہلے سے عید کے لئے تیار تھے وہی پہنے اور بچوں کو بھی پہنائے۔ شوکی نے ہم سب کو کلون پرفیوم وغیرہ کوئی نہ کوئی چیز دی کہ یہ ابا کی طرف سے عید کا تحفہ ہے۔ شوکی کی معصوم بیٹی نے جس کی عمر چھ سات سال کی ہو گی عجیب مزیدار طریقے سے اپنے غم کا اظہار کیا۔ میں نے سنا اپنے ساتھی بچوں سے بدلا ہوا ماحول دیکھ کر کہہ رہی تھی "یہاں تو ہم باربی کیو کیا کرتے تھے تکے کباب بنایا کرتے تھے" حضور کی بچیوں نے تو ایسے اعلیٰ درجہ کا صبر کیا ہے کہ اپنے عالی مقام باپ کی بیٹیاں ہونے کا حق ادا کر دیا۔ مکمل نمونہ تھا اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا۔ کسی وقت بھی انہیں چپ کرانا نہیں پڑا۔ بہلا کر کھلانا نہیں پڑا جیسے ہی حضور کھانے کے لئے تشریف لاتے ہم میں سے کوئی کہہ دیتا آؤ ابا آ گئے ہیں۔ تو فوراً چاروں بہنیں کھانے کی میز پر آ جاتیں۔ یہاں تک کہ پہلی مرتبہ بھی مقبرے جا کر کسی بے صبری کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ کسی نے پکڑا نہیں، کسی نے سہارا نہیں دیا۔ بہنیں تعزیت کے لئے آتیں تو ان سے تسلی سے بیٹھ کر باتیں کرتیں۔ ہم سب عزیز جو اکٹھے ہوئے تھے سب کا خیال جنہوں نے بڑے پیار سے ممانی کی آخری خدمت کی ہے ان کے ساتھ بیٹھ کر ممانی کی باتیں کرتیں مگر کسی وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹتا۔ ایک دن اسی طرح بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کبھی بیچ میں ہنس بھی پڑتے تو میں نے فائزہ سے کہا ہمارا تو وہ حال ہے سے

اب کیا کہیں جو دل نہ لگائیں خزاں سے ہم
رنگینیاں بہار کی لائیں کہاں سے ہم

اچھا اللہ میاں وہ تیری ہی حفاظت میں رہیں جہاں بھی ہوں۔ میرے پیارے اللہ میاں ہماری ممانی کو حضرت بانی سلسلہ اور حضرت اماں جان کی گود میں رکھنا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ثمر محمود بھٹی صاحب آف لاہور گردے میں پتھری کے باعث علیل ہیں۔

○ مکرم خرم کامران صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب انیس آف لاہور کے دونوں گردے بے کار ہو چکے ہیں۔ اور ڈاکٹروں نے اس کی تبدیلی کا کہا ہے۔ ان کی والدہ کا گردہ انہیں لگایا جائے گا۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح

مکرم فرید احمد خالد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی ابن مکرم حمید احمد خالد صاحب انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ کا نکاح 16 جنوری 93ء کو مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے ہمراہ عزیزہ شازیہ مبارکہ بنت مکرم داؤد احمد خان صاحب بعوض حق مہر مبلغ بارہ ہزار جرمن مارک پڑھایا۔

عزیزم فرید احمد خالد حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے اور عزیزہ شازیہ مبارکہ ماسٹر محمد حسن آسان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پوتی اور حضرت محمد احسن خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

بقیہ صفحہ 3

مقرر کرے گا۔ اور جب صدر اور وزیر اعظم کیبنٹ کے تقرر کو منظور کر لیں گے تو اسے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

ولادت

○ مکرم ملک جناح الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23 اکتوبر 92ء کو بیٹے سے نوازا ہے جو مکرم ملک فتح محمد صاحب سابق اکاؤنٹنٹ دفتر وکیل الزراعت کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب حال مغربی جرمنی کا نواسہ ہے۔ بچہ "وقف نو" میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ملک فلاح الدین نام عطا فرمایا ہے

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 جنوری 93ء کو مکرم شیخ وسیم احمد انور صاحب پروپرائٹر سلور لنک رائل پارک لاہور کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "زین عمر" تجویز کیا ہے۔

احباب ان سب کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں جن احمدی طلباء و طالبات نے ایم فل میں داخلہ کے لئے اپلائی کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے ٹیسٹ و انٹرویو میں راہنمائی کے لئے یونیورسٹی ہذا میں مندرجہ ذیل طلباء سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

1۔ مکرم محمد ظفر اللہ خاں ایم فل بائیو 26/2
2۔ مکرم رضوان احمد ایم فل میتھ 26/2
3۔ مکرم فرید احمد بدر ایم فل الیکٹرانکس 42/2
4۔ مکرم سید عبدالقدوس صاحب ایم فل الیکٹرانکس 42/2
5۔ مکرم ظفر وقار کاہلوں ایم فل فزکس 81/2

(نظارت تعلیم)

اعلان گمشدہ

○ ایک عدد ہینڈ پرس جس میں اہم کاغذات موٹر سائیکل نمبر 1478 - KTM کے اور اسکے علاوہ ڈرائیونگ لائسنس ہے۔ براہ کرم دفتر صدر صاحب عمومی ربوہ پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

○ مورخہ 14 جنوری 93ء کو قریباً گیارہ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے سامنے چابیوں کا گچھا جو سرخ رنگ کا ہے اور اس پر [illegible] لکھا ہے گم ہو گیا ہے۔ جس کو بھی ملے براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

مجید احمد سونگی، 3/7 سونگی منزل دارالرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۳؍جنوری۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی کی لہر بدستور جاری ہے۔ ہوا نہ چلے تو دھوپ میں تیزی آجاتی ہے۔

○ جاپان نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کو چالیس کروڑ ڈالر کی امداد فراہم کرنے کے لئے رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

○ امریکی محکمہ خارجہ کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ عروج پر ہے۔ مزید اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں ۳۰؍نومبر تک ۱۱۰۶؍افراد کو ہلاک کیا گیا۔ پنجاب میں ۴؍ہزار انچاس لوگ مارے گئے۔ بھارت میں ۲۰؍ہزار بچے جیلوں میں ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان میں سیاسی انتقام کی کارروائیاں شدید ہیں۔ پولیس تھانے، عقوبت خانے بن چکے ہیں۔ احتساب صرف اپوزیشن رہنماؤں کا ہو رہا ہے۔

○ امریکی سفارتکاروں کا کہنا ہے کہ نئی امریکی انتظامیہ انسانی حقوق کے معاملے کو غیر معمولی اہمیت دے گی۔ اور انسانی حقوق کی رپورٹ کا کسی ملک کو دہشت گرد قرار دینے سے کوئی تعلق نہیں۔ دہشت گردی سے متعلق امریکہ کا الگ محکمہ کام کرتا ہے۔

○ افغانستان کے متعلق بتایا گیا ہے کہ گلبدین حکمت یار نے کابل پر پھر حملہ کر دیا اور راکٹوں مارٹر توپوں اور بھاری توپخانے کا استعمال کیا جس کے نتیجے میں درجنوں افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔

○ زرعی یونیورسٹی پشاور ہنگاموں کے بعد غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے بتایا ہے کہ طلبہ کو فوری طور پر ہاسٹل خالی کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ اور ان سے کہا گیا ہے کہ اس کے علاوہ ان کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔

○ سندھ سے فوج کی واپسی کے متعلق فیصلہ آرمی چیف کے دورہ سندھ کے بعد ہو گا۔ جنرل عبدالوحید نتائج اور رفتار کا جائزہ لیں گے۔ اور اس سلسلے میں ۳۱؍جنوری کو صدر کی سربراہی میں اجلاس ہو گا۔

○ بیگم نصرت بھٹو چیئرپرسن پاکستان پیپلز پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ حکومت صدر کے خلاف محاذ بنانے کے لئے پیپلز پارٹی سے مفاہمت چاہتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ قومی حکومت کی شرط منوائے بغیر حکومت سے تعاون نہیں کیا جائے گا۔

○ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیماراؤ نے کہا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات پر قابو پا لیا گیا ہے اور کہ مخلوط حکومت بنانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ بھارت کے ایٹمی ریسرچ سنٹر سے یورینیم چوری ہو گیا ہے۔ یورینیم کی کچھ مقدار برآمد کر لی گئی ہے جس کی مالیت تقریباً پونے دو کروڑ بتائی جاتی ہے۔

○ جرمنی کی پارلیمنٹ میں سیاسی پناہ کے عمل کو مشکل بنانے کے لئے قانون میں تبدیلی کا مسودہ پیش کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ تمام جرمنی جماعتیں نئے قانون کے حق میں ہیں۔

○ تنظیم آزادیٔ فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات نے اسرائیل کے وزیر اعظم سے کہا ہے کہ وہ پی ایل او سے براہ راست مذاکرات کریں۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم مجھ سے ملاقات کر کے جرأت مندی اور دلیری کا ثبوت دیں۔

○ اٹلی نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ یہاں سے بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ بھیجا جا رہا تھا کہ جہاز پکڑا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ جہاز کو کراچی سے لوڈ کیا گیا۔ تلاشی لینے پر غلے کے بوریوں کے پیچھے سے پندرہ سو میزائیل اور ٹینک شکن گولے برآمد ہوئے۔ یہ بات اٹلی کے ٹیلی ویژن نے بتائی۔

○ امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ عراق کے متعلق بش کی پالیسی کو جاری رکھا جائے گا۔ اس سے تعلقات بہتر بنانے کی ابھی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔

○ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر شہریار محمد خان نے ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر علی اکبر ولایتی سے مختلف معاملات پر جمعہ کے روز گفتگو کی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہمارے آپس کے خیالات کا تبادلہ جاری رہنا چاہئے کیونکہ اس سے ایران اور پاکستان کا اتحاد بڑھے گا۔ اس گفت و شنید میں خاص طور پر افغانستان میں امن کا مسئلہ بھی پیش ہوا۔

○ اقوام متحدہ نے ۱۳۸؍ملین ڈالرز کی اپیل کی ہے تاکہ افغانستان کی تباہ شدہ حالت کو اس رقم کی امداد سے بہتر بنایا جا سکے افغانستان گذشتہ ۱۴؍سالہ خانہ جنگی سے تقریباً تباہ ہو چکا ہے۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے شدت کے ساتھ اس بات کا انکار کیا ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی نے باچا خان جو ان کے خسر تھے کی پالیسیوں کو ترک کر دیا ہے۔ البتہ انہوں نے کہا کہ بدلتے ہوئے حالات میں سیاست کی پالیسیاں بدلنا بھی ضروری ہو جاتی ہیں۔

○ پی ایل او نے صدر کلنٹن سے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں انہیں چاہئے کہ وہ پی ایل او سے بھی رابطہ کریں۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ہم امید کرتے ہیں کہ صدر کلنٹن اس بات کو پوری طرح سمجھ جائیں گے اور جلد از جلد پی ایل او سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

○ پاکستانی سرحد کے قریب ایرانی فورس اور سمگلروں میں خوفناک تصادم کے نتیجے میں تیس ایرانی ہلاک ہو گئے۔ سمگلر ۸۰ ایرانی اہلکاروں کو اغوا کر کے ساتھ لے کر افغان علاقے میں فرار ہو گئے۔ اب ایرانی فورس ہیلی کاپٹروں اور جہازوں پر سمگلروں کا پیچھا کر رہی ہے

○ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے لندن میں پاکستان ہائی کمشن کے توسط سے برطانوی وزیر اعظم جان میجر کو ایک خط بھیجا ہے اس خط میں جیسا کہ باخبر ذرائع نے بتایا ہے۔ وزیر اعظم نے جان میجر کی توجہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر دلائی ہے

○ امریکی ماہرین نے کہا ہے کہ بھارت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط کرے۔

○ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ صدر کلنٹن کا عہد پاکستان کے لئے مشکل دور ثابت ہو گا۔ اور پاکستان کو دہشت گرد تو قرار نہیں دیا جا سکتا لیکن جوہری اسلحہ تیار کرنے سے روکنے کے معاہدے پر دستخط کرانے کیلئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اور یہ دباؤ بڑھتا رہیگا۔

○ بتایا گیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا کہ صدارت کے آئندہ انتخابات میں وہ کسے ووٹ دینا چاہتی ہیں۔ اگرچہ پی ڈی اے کے ایک لیڈر ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ وہ صدارت کے امیدوار ہونگے لیکن ابھی تک یہ ان کا ذاتی فیصلہ ہے۔ پی ڈی اے نے ان کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

ضرورت برائے ورکرز

ہمیں اپنی گارمنٹس فیکٹری کیلئے سلائی اور کڑھائی جاننے والے ورکرز کی ضرورت ہے

پتہ برائے رابطہ:
مینجر حبة انڈسٹریل ہوم ۲۱/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر ــــ ۷۸۳

فلو کیوریٹو سمیل

FLU CURATIVE SMELL

ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر

کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا

چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں ایک، دو یا چار مرتبہ سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ WITH MONEY BACK GUARANTEE فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت: پاکستان میں -/۲۰ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) -/۱۰ ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ) لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔ پیشکش کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون آفس ۱۱۱، کلینک ۹۰۶، رہائش ۶۰۷

پتہ